مجلس علماء پاکستان

افادات: ڈاکٹر صہیب حسن
نگارش: حافظ حسن مدنی

کراچی میں علماءِ اہلحدیث کنونشن

[حالاتِ حاضرہ اور علماء کرام کی ذمہ داریاں]

معاشرے میں بڑھتی بے اطمینانی اور لادینیت کی روک تھام کے لئے علماء کرام سرگرم تو ہیں لیکن مقابل میں اس قدر زیادہ منظم طور پر اور غیر معمولی وسائل کے ساتھ عریانی، اِباحت پسندی اور دین بیزاری کو فروغ دیا جارہا ہے کہ علما کی کوششیں کامیاب نہیں ہو پارہیں۔عالمی سطح پر اسلام کی دعوت کو درپیش مسائل اس پر مستزاد ہیں۔ چنانچہ معاشرے میں دینی کام کی رفتار بڑھانے، باہمی رابطے کو فروغ دینے اور اسلام کے پھیلاؤ کیلئے اپنے اثر ورسوخ کو پھیلانے کی غرض سے علما کو باہمی مشاورت کا اہتمام کرنا اور کبار علما سے رہنمائی لینا چاہیے اسی غرض سے حافظ عبد الرحمن مدنی صاحب نے گذشتہ سال سے ملک بھر میں علما کے متعدد کنونشن منعقد کرنے کا اہتمام کیا۔اس سلسلہ کا پہلا کنونشن فیصل آباد میں مولانا حافظ محمد شریف صاحب کی دعوت پر مرکز التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد میں ہوا، یہ کنونشن مولانا عبد اللہ امجد چھتوی کے زیر صدارت ۲/ اگست ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوا جس میں فیصل آباد اور گردونواح کے ممتاز علما نے شرکت کرکے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔اسی سلسلے کا پنجاب کی سطح پر دوسرا اجتماع لاہور میں مجلس التحقیق الاسلامی کے مرکزی دفتر میں ۱۰/ اگست ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوا جس میں بھی انہی موضوعات پر طویل مشاورت کی گئی اور علماء کے اثر ورسوخ کو بڑھانے اور دین حقہ کی دعوت پھیلانے کیلئے تجاویز و آرا پیش کی گئیں۔اس اجلاس میں بڑے جامعات کے شیوخ الحدیث اور اساتذہ سمیت لاہور اور گوجرانوالہ کے ممتاز علما نے شرکت کی۔ تقریباً ڈیڑھ سو علما کا یہ اجلاس صبح سے تقریباً مغرب تک جاری رہا۔اس سلسلے کا تیسرا اجتماع ۱۴/ ستمبر ۲۰۰۳ء کو مرکز دعوۃ التوحید، اسلام آباد کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا، جس میں ۶۰ سے زائد علماء کرام نے شرکت کی۔ اجتماع میں دعوتِ اہلحدیث کو مؤثر بنانے اور موجودہ حالات میں علما کی ذمہ داریوں پر گفتگو کی گئی۔ پہلی نشست کی صدارت ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر اور دوسری نشست کی صدارت حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب نے کی۔اس اجتماع کی غرض وغایت یہ تھی کہ بین الاقوامی اور ملکی حالات کے تناظر میں کتاب و سنت کی خالص دعوت پیش کرنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے، ان حالات میں اہلحدیث کو کیا حکمتِ عملی اپنانی چاہیے؟ اس اجتماع کی رپورٹ محدث اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی۔اس سلسلے میں حافظ عبدالرحمن مدنی نے علما کا چوتھا اجلاس 'حالاتِ حاضرہ اور علما کی ذمہ داریاں' کے نام سے کراچی میں ۲۵/ اپریل ۲۰۰۴ء کو طلب کیا۔ جس کی رپورٹ ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔ ادارہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالرحمن مدنی ایڈیٹر ماہنامہ 'محدث' اور مدیر جامعہ لاہور الاسلامیہ نے مولانا محمد سلفی مدیر جامعہ ستاریہ اسلامیہ ، کراچی کے تعاون سے ۲۵/اپریل ۲۰۰۴ء کو بعد نمازِ ظہر جامعہ ستاریہ کے وسیع ہال میں علما کنونشن کا اہتمام کیا۔یہ کنونشن کراچی کے جن ممتاز علما اور دانشوروں کی دعوت پر منعقد کیا گیا، وہ یہ ہیں:

مولانا یوسف قصوری، ڈاکٹر نصیر اختر، مولانا خلیل الرحمن لکھوی، مولانا یونس صدیقی، قاری خلیل الرحمن، جناب ڈاکٹر خورشید احمد، جناب انجینئر جاوید احمد، جناب عارف قاسمانی، جناب عبدالرحمن عابد، مولانا محمد سلفی۔اس کنونشن کا پروگرام تمام داعی حضرات نے ۲۱/مارچ ۲۰۰۴ء کو جناب پروفیسر ڈاکٹر نصیراختر کے گھر میں طے کیا تھا، جہاں مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی مہمانِ خصوصی تھے۔

حسبِ پروگرام پورے کراچی سے پچاس کے قریب ان نمائندہ اہل علم حضرات نے شرکت کی جو تدریس، تحقیق اور تبلیغ ودعوت کے میدان میں سرگرمِ عمل ہیں۔ کنونشن کی صدارت اسلامی شریعت کونسل برطانیہ کے معتمد معروف سکالر جناب ڈاکٹر صہیب حسن نے کی۔ ظہرانہ کے فوراً بعد قرآن کریم کی تلاوت سے علما کنونشن شروع ہوا جس میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد سلفی نے انجام دیے۔انہوں نے سب سے پہلے تمام شرکا مجلس کو خوش آمدید کہتے ہوئے کراچی بھر سے تشریف لانے والے علما کرام کا شکریہ ادا کیا کہ اُنہوں نے اس قدر مختصر وقت میں ہماری دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اپنے قیمتی اوقات میں سے فرصت کی چند گھڑیاں نکالیں۔انہوں نے کہا کہ دینی کاز کو اپنی ذاتی مصروفیات پر ترجیح دے کر ہی اسلام کو درپیش چیلنجز سے عہدہ برآ ہوا جاسکتا ہے۔بعد ازاں انہوں نے کنونشن کی غرض وغایت بیان کرنے کے لیے حافظ عبد الرحمن مدنی کو دعوتِ خطاب دی۔چنانچہ مولانا مدنی نے عالمی صورتِ حال کے تناظر میں علما کو درپیش چیلنجز پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔جن کا خلاصہ یہ ہے:

امریکہ نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے کام لیتے ہوئے روس کی سپر قوت کو افغانستان میں شکست وہزیمت سے دوچار کیا تھا، جس کے بعد نہ صرف روس افغانستان سے نکلنے پر مجبور ہوا بلکہ اس کے مرکز میں بھی ایسا انتشار واقع ہوا کہ سوویت یونین کے نام سے ایک سپر قوت کا خاتمہ ہو کر اس سے کئی خود مختار حکومتوں نے جنم لیا۔اس

طرح وسطی ایشیا کی متعدد ریاستوں میں صبح آزادی طلوع ہوئی۔

امریکہ نے مسلمانوں کا شکر گزار ہونے کی بجائے واحد سپر قوت بننے کے بعد اُلٹا مسلمانوں کے خلاف ایسی سازش تیار کی کہ پہلے عراق کویت جنگ کرا کر سعودی عرب وغیرہ میں اپنے اڈّے جمائے۔ اس طرح پہلے خلیج کیچنگ کے بہانے وقفے وقفے سے بارہ سال کے عرصے میں عراق کو خطرناک تباہی سے دوچار کیا جن میں بعد ازاں ۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء کے حادثہ کے بہانے اسلام دشمن سرگرمیوں میں مزید تیزی آ گئی، نتیجتاً امریکہ کی سربراہی میں نام نہاد عالمی اتحاد نے اسلام دوستی اور دہشت گردی کو مترادف قرار دے لیا۔ جس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ انتقام کے جنون میں اس کا غصہ کسی غیر اسلامی ملک مثلاً شمالی کوریا، جاپان یا چین وغیرہ پر نکلنے کے بجائے یکے بعد دیگرے افغانستان اور عراق پر نکلا اور اس نے ان اسلامی ریاستوں کو ایسی تباہی و بربادی سے دوچار کیا کہ انہیں نشانِ عبرت بنا دیا۔ اب صورتِ حال یوں ہے کہ کوئی مسلم ملک امریکہ کے خلاف معمولی مزاحمت تو کجا اختلاف سے بھی گھبرانے لگا ہے۔

مولانا مدنی نے اس پس منظر میں واضح فرمایا کہ یہ گذشتہ ۲۵ برس کا وہ خون آشام کھیل ہے جس کا جواز مسلمانوں نے روس کو ہرا کر امریکہ کے لئے پیدا کیا۔ طاقت کے اس توازن کی خرابی کا تمام تر نقصان مسلمانوں کو برداشت کرنا پڑا اور آج اسلامی مملکتوں میں امریکی بربریت اور بہیمیت کے مختلف نشان سرعام موجود ہیں۔ اکثر مسلم ممالک میں امریکی افواج اور خفیہ ایجنسیاں دندناتی پھرتی ہیں اور جس کو جی چاہے حراست میں لے کر امریکی تفتیش اور عقوبت خانوں کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

امریکہ نے اپنی غیر معمولی حربی قوت کے بل بوتے پر سیاسی ہٹ دھرمی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اسی غرض سے وہ عرصہ سے مسلم ممالک پر اقتصادی شکنجے کس رہا تھا۔ اب بھی اقتصادی ناکہ بندی میں IMF اور ورلڈ بنک کے علاوہ اقوامِ متحدہ کی ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن امریکی مقاصد کے لئے سرگرمی سے مصروفِ عمل ہیں۔ اسی طرح مسلم ممالک میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ایک جال ہے جو ہر ملک کی معیشت کو نہ صرف کنٹرول کرتی، مسلمانوں کے قابل جوہر کو بڑی تنخواہیں دے کر اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتیں ہیں بلکہ اس طرح اپنے سیاسی واقتصادی ایجنڈے کو فروغ دے کر اسلامی معاشروں میں اپنے استعماری مقاصد کا تحفظ کرتی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

اپنے سیاسی اور اقتصادی تسلط کو دوام عطا کرنے کے لئے امریکہ نے مسلم معاشروں پر گذشتہ چند سالوں میں تہذیبی سرگرمیوں میں بھی غیر معمولی اضافہ کردیا ہے اور اس تہذیبی یلغار میں اس کا تعاون اس کی گماشتہ اسلام دشمن NGO's کے علاوہ ایسے نام نہاد علمی حلقے بھی کررہے ہیں جو اسلام کے بارے میں معذرت خواہانہ رویے کی صورت مغرب سے مرعوبیت کا شکار ہیں۔ ایسے نام نہاد دانشوروں کی کارکردگی، عوام میں ان کی اثر پذیری کی غرض سے انتشار انگیزی کے طریق کار کے طور طریقوں پر علماءِ حق کے لیے نظر رکھنا اور ان کا مناسب توڑ کرنا ایک اہم چیلنج ہے۔ کیونکہ سیاسی اور اقتصادی استعمار سے پیچھا چھڑانا تو شاید ممکن ہو لیکن ثقافتی اور فکری یلغار سے اگر قوم کے ذہن مسموم ہوجائیں تو ایسی فکری محکومی غیر ملکی قبضہ کو تحفظ اور لامحدود طوالت عطا کرتی ہے۔

مولانا مدنی نے علما کو ایسے ثقافتی تخریبی عناصر کے بارے میں احساس دلاتے ہوئے کہا کہ ماضی میں برصغیر میں یہی کام مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا، درمیانے ادوار میں یہ مکروہ فریضہ غلام احمد پرویز اور ان کے حواری انجام دیتے رہے اور دورِ حاضر میں اس ناروا فرض کی تکمیل کا بیڑا جناب جاوید احمد غامدی اور ان کے تشکیک زدہ نوخیز تحقیق کاروں نے اُٹھایا ہے۔ اس گروہ نے نہ صرف امریکی جارحیت کو مبنی برحق ثابت کرنے کے لئے قلم و قرطاس کا سہارا لیا ہے بلکہ زبان و بیان سے بھی مسلمانوں کے مسلمہ موقف کو غلط اور ناروا قرار دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ غامدی گروہ نے افغانستان و عراق پر امریکی قبضے کی حمایت کرتے ہوئے اسامہ بن لادن اور ملا عمر کو جاہلیتِ جنگی جارحیت کا مجرم قرار دیا ہے۔ ان کی رائے میں نہ صرف کشمیر و فلسطین کا جہاد دہشت گردی ہے بلکہ ان کے خیال میں سارا بیت المقدس بھی اسی طرح یہودیوں کو دے دینا چاہئے جیسے مسلمانوں کو بیت اللہ پر کنٹرول حاصل ہے۔

مولانا مدنی صاحب نے زور دے کر کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح یہ گروہ بھی نہ صرف موجودہ دور میں جہاد کا مخالف ہے بلکہ قادیانی عقائد کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی وفات اور نزولِ ثانی کے خلاف عقیدہ بھی رکھتا ہے۔ ثقافتی میدان میں بھی ان کے نظریات نہایت مسموم ہیں جن کی رو سے نہ صرف (معاذ اللہ) ناچ گانا انبیاء اور کبار صحابہ کرام کا پسندیدہ عمل رہا ہے بلکہ تصویر و مجسمہ سازی بھی اسلامی نقطہ نظر سے مرغوب شے ہے۔ ان کے نزدیک

www.KitaboSunnat.com

بسنت اور ویلنٹائن منانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ غلام احمد پرویز کی طرح ان کے نزدیک ایسے تمام فنونِ لطیفہ اور رسوم ورواج کی مخالفت کی وجہ ثقہ علما کی تنگ نظری اور کم ظرفی ہے جب کہ ان کے ترقی پسند اسلام میں یہ پابندیاں نہیں پائی جاتیں۔

کراچی کے علما کو خبر دار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کراچی میں ان کا مرکز دانش سرا عوام میں اسلام کے بارے شکوک و شبہات کو ہوا دے رہا اور امریکہ ومغرب پرستی کے جراثیم پھیلا رہا ہے۔ مولانا نے علما کو اس اہم فتنے کا نوٹس لینے اور علمی و تحقیقی بنیادوں پر اس کی تشکیکات کا ازالہ کرنے کی دعوت دے کر ضروری قرار دیا کہ ثقافتی میدان میں ان جیسے اباحت زدہ خیالات رکھنے والے منحرف خیال لوگوں کے نظریات سے علمی حلقوں کو آگاہ کرکے خالص اسلام کا دفاع کرنا چاہیے۔

تاریخ شاہد ہے کہ اہل حدیث علماء کرام ہمیشہ سے دین کے خلاف ہونے والی سرگرمیوں کے توڑ میں بنیادی کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ غلام احمد قادیانی ہو یا غلام احمد پرویز، ہر دو کے بارے میں اہل حدیث علما نے جو غیر معمولی کردار ادا کیا، وہ برصغیر کی تاریخ کا درخشاں باب ہے۔ مسٹر جاوید احمد غامدی کے متجددانہ خیالات اور حدیث وسنت پر ان کے ملحدانہ افکار کا توڑ اہل حدیث پر سب سے پہلے عائد ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں گے اور اسلام وسنتِ رسولؐ سے دفاع کا فرض ادا کرکے اللہ کے حضور سرخروئی حاصل کریں گے۔

ڈاکٹر صہیب حسن، لندن

مولانا صہیب حسن صدر القرآن سوسائٹی اور خطیب مسجد توحید، لندن جوان دنوں پاکستان کے دورہ پر تھے۔ وہ خصوصی طور پر اس اجلاس میں مدعو کئے گئے۔ انہوں نے اس اجتماع کو انتہائی خوش آئند قرار دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا:

سورۃ النساء میں اطاعت اللہ اور اطاعتِ رسولؐ کے بعد اولی الامر کی تبعاً اطاعت کا حکم دیا گیا جس سے حکام کے ساتھ ساتھ علما بھی مراد ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اُنہیں انبیا کے علم کا وارث قرار دیا ہے۔ نہ صرف عام حالات میں بلکہ جب بھی اُمت مسائل و مشکلات کے گرداب میں پھنسی ہوئی ہو، علما کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُمت کی رہنمائی کا فرض سرانجام دیں۔ اس وقت پاکستان جن مسائل سے دوچار ہے، ان سے تغافل نہیں برتا جاسکتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

آں حضور ﷺ کی بیان کردہ ایک مثال کے مطابق ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں اور اگر ان لوگوں کا ہاتھ نہ پکڑا گیا جو اپنی غلط پالیسیوں اور منکرات و فحاشی کی سرپرستی کی شکل میں اس کشتی کو ڈبونا چاہتے ہیں تو کشتی کے سارے سوار خمیازہ بھگت کر رہیں گے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس وقت رحمانی قوتیں اور شیطانی قوتیں بر سر تصادم ہیں۔ میڈیا کی شکل میں شیطان ننگا ناچ رہا ہے اور رقص و سرود کی محفلوں، بے حیائی اور اختلاط جنسین سے بھرپور ڈراموں اور فحش پروگراموں کی مدد سے خاندانی اقدار، شرم و حیا کے اسلامی تصور اور دین و ایمان کی بیخ کنی کی جارہی ہے اور اب وہ علماء سوء بھی کھل کر سامنے آگئے ہیں جو رقص و سرود، بے حجابی اور بے حیائی کو قرآن وحدیث سے سندِ جواز مہیا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ عالمی سطح پر صحیح اسلامی فکر کی جڑیں کھوکھلی کرنے اور اسلام کو ایک لبرل اور سیکولر تعبیر سے روشناس کرانے کے لئے یورپ اور امریکا کی فکری طاقتیں (تھنک ٹینک) شب و روز ایک کئے ہوئے ہیں۔ میں بطورِ مثال امریکہ کے مشہور تھنک ٹینک رینڈ (RAND) کا تذکرہ کروں گا جس نے 'ڈیموکریٹک اسلام' کے نام سے مسلمانوں میں اثرونفوذ پیدا کرنے کے لئے کافی سوچ و بچار اور تحقیق کے بعد بہتر ۷۲ صفحے کی ایک رپورٹ تیار کی ہے جس میں عالم اسلام کے ذہین طبقات کو سات طبقوں میں تقسیم کیا ہے اور کئی کلیدی مسائل جیسے جمہوریت، حجاب، تعددِ ازدواج جیسے موضوعات پر ہر مجموعہ افراد کی رائے دی ہے تاکہ اس امر کا پتہ چل سکے کہ امریکہ کی صلیبی طاقتیں کس گروپ کو آشیرباد دیں، کس سے جزوی تعاون کریں، کسے قیادت عطا کریں اور کسے طاقِ نسیان کی نذر کریں اور کسے اپنا دشمن تصور کرتے ہوئے حریف کا سا معاملہ کریں؟ مسلمانوں کے ان سات رجحانات کو یہ نام دیئے گئے ہیں:

۱۔ انتہا پسند بنیاد پرست	1.Radical Fundamentalist.
۲۔ بنیاد پرست	2.Fundamentalist.
۳۔ روایت پسند	3.Traditionalist.
۴۔ مائل بہ اصلاح روایت پسند	4.Reformist traditionalist.
۵۔ تجدد کے قائل	5.Modernist.
۶۔ لادین عناصر	6.Secularist.

© rasailojaraid.com

۷۔انتہا پسند لادین 7.Radical Traditionalist.

اس رپورٹ کے محررین کے نزدیک آخری تین گروہ انہی کا کام کررہے ہیں، تیسرے اور چوتھے گروپ میں نفوذ کرنا مقصود ہے یا ان سے جزوی تعاون کیا جائے۔ لیکن پہلے دو گروہ جس میں سلفی اور وہابی فکر شامل ہے، قابل گردن زدنی ہے۔ اس رپورٹ میں متصوفانہ اسلام کو قابل ستائش قرار دیا گیا ہے اور فقہ ائمہ اربعہ میں حنفی فقہ کو اپنے مقاصد بروئے کار لانے کے لئے زیادہ مناسب قرار دیا گیا ہے۔(میں نے اس رپورٹ کو محدث کے حوالے کیا ہے تاکہ وہ اس پر کام کریں)

ہمارے لئے مقامِ غور ہے کہ اعداءِ اسلام تو مسلمانوں کے ایک ایک فرقے کے بارے میں ریسرچ کرنے کے بعد آئندہ کے لئے پلاننگ کررہے ہیں اور ہم عالمی سطح پر تو کیا سوچیں گے، ملکی سطح پر بھی صحیح اسلامی فکر کو عام کرنے کے لئے کوئی قابل ذکر پلاننگ نہیں کرپارہے۔ اس سلسلہ میں میری طرف سے چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں اور شرکاءِ مجلس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں گے:

① صحیح فکر رکھنے والے تمام افراد اور جماعتیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور ایک دوسرے کے خلاف چاند ماری سے باز آئیں۔

② اُمت کے مشترکہ مسائل میں تمام دینی جماعتوں کی طرف دستِ تعاون بڑھایا جائے وہ اس لئے کہ ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ ہم نے مل جل کر اس کشتی کو غرقِ آب ہونے سے بچانا ہے۔

③ پورے پاکستان کی سطح پر مدارسِ سلفیہ اور جامعاتِ سلفیہ کا باقاعدہ اجتماع ہونا چاہئے۔ جس میں نصاب اور تعلیمی سطح پر یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کا آغاز کیا جائے۔

④ ایک ویب سائٹ کا اجرا کیا جائے جس میں تمام سلفی اداروں، جرائد اور کتب کا احاطہ مقصود ہو۔

⑤ ملکی سطح پر ایک ڈائریکٹری تیار کی جائے جس میں تمام اہل حدیث مساجد، مدارس اور تحقیقی اداروں کا مختصر تعارف ہو۔ ہر ادارہ کا امتیازی کام بھی ذکر کیا جائے۔ مثال کے طور پر جامعہ لاہور الاسلامیہ اور مجلس التحقیق الاسلامی کے تعاون سے دورِ نبوت اور دورِ خلافت

راشدہ سمیت چودہ صدیوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا آف اسلامک ججمنٹس تیار کیا جارہا ہے جس کا علم عام لوگوں کو نہیں ہے۔ اسی طرح ادارۂ محدث کی طرف سے برصغیر پاک وہند کے پچھلے سو سال کے اہم علمی ودینی جرائد کے مضامین کا موضوعاتی اشاریہ بھی مرتب کیا جارہا ہے جس میں اب تک تقریباً اہل حدیث کے تمام ماہانہ رسائل پر کام مکمل ہوچکا ہے اور ہفت روزہ رسائل پر کام جاری ہے۔ یہ کام بعد از تکمیل انتہائی مفید ہوگا۔

⑥ مدارسِ عربیہ کے فارغ طلبہ کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ کم از کم ایم اے کی سطح تک ایک نہ ایک عمرانی یا سائنسی علم میں ادراک ضرور حاصل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کی اتنی شُدبُد ضرور حاصل کریں کہ جس سے وہ کمپیوٹر سے بقدرِ ضرورت استفادہ کرسکیں۔ ایسے ہی بعض طلبہ مقارنہ ادیان و مذاہب کے ضمن میں عیسائیت، صہیونیت، قادیانیت، اسماعیلیت اور سلاسل تصوف میں سے کسی ایک موضوع پر سیر حاصل معرفت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

⑦ ان مضامین اور کتب کا علمی محاکمہ کیا جائے جس میں سلفی فکر کو نشانۂ تنقید بنایا گیا ہے۔

⑧ چونکہ جرائد اور کتب کا حلقہ قارئین روز بروز کم ہوتا جارہا ہے، اس لئے میڈیا کے جدید وسائل کے استعمال کو زیر غور لایا جائے۔

⑨ ملک میں فرقہ وارانہ تعصب کو کم کرنے کے لئے ایسے سیمینار منعقد کئے جائیں جس میں مختلف جماعتوں سے وابستہ علماء ومفکرین کو اظہار خیال کی دعوت دی جائے۔

⑩ سیاست جو رخ اختیار کرچکی ہے، اس میں ہلڑبازی، سنجیدگی کا فقدان اور اصل دعوتِ اسلام سے اعراض کا پہلو نمایاں ہے، اس لئے علماء میدانِ سیاست سے اجتناب کریں۔ البتہ الیکشن کے وقت ان افراد یا جماعتوں کو ضرور ووٹ دیں جو اسلام سے عملی وابستگی کے حوالہ سے معروف ہیں۔

مولانا محمد سلفی صاحب نے ایک ایسی مجلس القضاء کے قائم کرنے کی تجویز پیش کی جس میں اہلحدیث فکر سے وابستہ حضرات اپنے تنازعات فیصلے کے لئے پیش کرسکیں۔ بعض حاضرین مجلس کی طرف سے کہا گیا کہ ایک مسلم ملک میں عدالت یا قاضی کا تقرر حکومتِ وقت ہی کرسکتی ہے۔ اسلئے اس مجلس کا دائرۂ کار فریقین میں مصالحت کی حد تک برقرار رہنا چاہئے۔

© rasailojaraid.com

مولانا محمود الحسن نے ارشاد فرمایا کہ جہاں زندگی کے ہر میدان میں رسول اللہ ﷺ ایک اُسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں، وہاں انہوں نے قوت کی فراہمی اور جہاد میں عملی شمولیت کا نمونہ بھی پیش کیا ہے، اس لئے علماء میدانِ جہاد سے غفلت نہ برتیں۔

مولانا محمد یونس قصوری نے کہا کہ موجودہ دورِ حکومت میں نصابِ تعلیم کو بدلا جارہا ہے اور نوخیز اذہان سے اسلامی اقدار کو محو کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کی صورت میں عوام الناس سے رابطہ کے لئے ایک عظیم پلیٹ فارم عطا کیا ہے جس کا برمحل استعمال مطلوب ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانی بھی اللہ کے رسول ﷺ کی سنت رہی ہے، اس لئے حکمرانی تک پہنچنے کے لئے تمام وسائل اختیار کئے جانے چاہئیں۔

مولانا عبد اللہ مسعود نے کہا کہ اہلحدیث جماعتوں کے نمائندہ افراد کا اجتماع بلایا جائے اور قومی اسمبلی اور سینٹ میں ہمیں اپنے نمائندوں کی پوری طرح پاسداری کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر نصیر اختر صاحب نے کہا کہ فرد معاشرہ کی پہلی اکائی ہے اور اگر معاشرہ کی اصلاح مطلوب ہے تو اس کا آغاز فرد کی اصلاح سے ہونا چاہئے۔ ہمارے نصابِ تعلیم میں بھی معاشرے کی اصلاح کا جذبہ کارفرما ہونا چاہئے۔

ضیاء اللہ بھٹی صاحب نے کہا ہم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے طالب ہیں۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اہلحدیث مدارس میں چند مخصوص مسائل پر تو خوب بحث و تمحیص کی جاتی ہے لیکن عصر حاضر کے کئی مسائل پر ہم سرسری نگاہ ڈال کر گذر جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس دور کے نئے مسائل کو زیر بحث لایا جائے۔ اور یہ کہ ہمیں ہمیشہ اللہ کی رضا کو مقدم رکھنا چاہئے نہ کہ اس تنظیم یا ہیئت کی رضا کو جس سے ہم وابستہ ہیں۔

مولانا نور محمد نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اسلام کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا چاہئے چند خاص پہلوؤں تک محدود نہیں رہنا چاہئے۔

جناب عارف قاسمانی نے وزیرستان میں ہونے والے آپریشن اور وہاں کے علماء کے موقف کا تذکرہ کیا اور پھر امریکہ سے آئے ہوئے ایک صاحب کا تذکرہ کیا جو اپنے غلط فکر کی ترویج کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔

مولانا محمد احمد نجیب صاحب نے کہا کہ ہمارے کام کی نوعیت دعوتی و تبلیغی حد تک رہنی

© rasailojaraid.com

چاہیے اور ان اجتماعات میں جو رابطہ اور مشترکہ تعاون کی بنیاد پر ہوں، ہر شخص کو اپنی نجی حیثیت سے شریک ہونا چاہیے۔

ڈاکٹر عامر نے بتایا کہ 'الرحمن الرحیم' کے نام سے محمد شیخ صاحب کی ویب سائٹ ان کے گمراہ افکار کو پیش کررہی ہے۔ بالمقابل انہوں نے چند سلفی ویب سائٹس کا بھی تذکرہ کیا جن سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اہلحدیث جماعتوں میں رابطہ قائم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کی طرف سے یہ تجاویز سامنے آئیں :

① صرف کراچی میں اہلحدیث کی ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ مساجد ہیں جہاں ائمہ اور خطبا حضرات ایک فعال دور ادا کرسکتے ہیں۔ اس لئے خطبا حضرات اور ائمہ کرام کے لئے علیحدہ علیحدہ تربیتی کورس منعقد کئے جائیں جس میں عصر حاضر کے مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لئے بہتر وسائل کی معرفت کا اہتمام کیا جائے۔

② اہلحدیث مساجد اور اداروں کو پیش آمدہ قانونی مسائل کو حل کرنے کے لئے وکلا میں قانونی گروپ تیار کیا جائے جو ان مسائل میں رہنمائی دے سکے۔

مولانا صہیب شاہد نے ارشاد فرمایا کہ ہر جماعت اپنے فکر کو عام کرنے کے لئے پرائمری اور سیکنڈری سطح پر اسکولوں کا جال بچھا رہی ہے، کیا ہماری ذمہ داری نہیں ہے کہ ہم بھی نئی نسل کی صحیح فکر کے تحت تعلیم و تربیت کی غرض سے جابجا اسکول اور مدارس قائم کریں۔ انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ جہاں ہر جماعتِ اہلحدیث کی اپنی سالانہ کانفرنس ہوتی ہے، وہاں تمام اہلحدیث حلقوں کے نمائندہ افراد پر مشتمل مشترک کانفرنس بھی ہونی چاہیے تاکہ آپس کے روابط بڑھیں اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکے۔

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ کے مولانا رضوان کوثر نے کہا کہ لاہور کے مقابلہ میں کراچی میں پھیلے ہوئے فتنوں کی نوعیت کچھ اور قسم کی ہے، اس لئے کراچی کی سطح پر ایک مقامی کمیٹی کی تشکیل بھی دی جانی چاہیے۔

جماعت الدعوۃ کے مولانا نوید قمر نے کہا کہ مجوزہ کام کو بحیثیتِ تحریک برپا کرنے کی کوشش کریں۔ اصل تحریک اس بات کی ہو کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام کیسے نافذ ہو۔

جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کے مولانا محمد حسین رشید بلتستانی نے ارشاد فرمایا کہ تجاویز اچھی آ چکی

© rasoulallah.com

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انہیں عملی جامہ پہنایا جائے، دوسرے یہ کہ مدارس کے ساتھ ساتھ تحقیقی اور علمی مراکز قائم کئے جائیں اور اہلحدیث اپنی ثالثی عدالت بھی قائم کریں۔

جامعہ ستاریہ کے حافظ محمد ادریس سلفی نے تمام پیش کردہ تجاویز کو سراہا اور خاص طور پر اس تجویز کو کہ مدارسِ عربیہ میں ایک نہ ایک عمرانی علوم کی تدریس ضرور کی جائے۔

انہوں نے فیصل آباد کے دارالعلوم الاثریہ اور مدرسہ دراسات اسلامیہ کا تذکرہ کیا جنھوں نے تحقیقی میدان میں ایک نام پیدا کیا ہے۔ مزید ایسے ہی اداروں کے قیام کی شدید ضرورت ہے۔

جامعہ ستاریہ کے مولانا محمد اسحٰق شاہد نے پہلے دونوں مہمان علما کی تجاویز کو سراہا اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کے لئے لائحہ عمل بھی تجویز کریں۔ انہوں نے کہا کہ تصویر و مجسمہ سازی اور رقص و سرود کے جواز پر لکھی گئی تحریروں کا جواب جلد از جلد آنا چاہئے۔

صحیفہ اہل حدیث کے معروف مضمون نگار جناب الیاس ستار نے اپنی ان کاوشوں کا تذکرہ کیا جو وہ قادیانیت اور عیسائیت کے محاذ پر تن تنہا انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے یا تو انسان خود مضبوط بنے یا دشمن کو کمزور کرنے کی کوشش کرے، اگر ہم خود میزائل نہیں بناسکتے تو کم از کم یہی کریں کہ جس کے ہاتھ میں میزائل ہے اسے اپنا ہم نوا بنالیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی عملی منافقت کے ضمن میں برنارڈ شا کا یہ قول پیش کیا کہ اسلام سب سے بہترین مذہب ہے لیکن مسلمان بدترین لوگ ہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے صلیب پر مرنے سے متعلق بائبل کے مختلف نسخوں کے تضاد کی طرف بھی اشارہ کیا۔

جماعت غرباء اہلحدیث سے وابستہ جناب عبدلواحد نے کہا کہ مقام افسوس ہے کہ اہلحدیث مساجد میں ہم آہنگی نہیں پائی جاتی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی میں ہماری بھرپور نمائندگی ہونی چاہئے، ملکی قانون کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ حدود آرڈی ننس ایک عرصہ سے قانون کا حصہ بن چکا ہے لیکن آج تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح قبائلی علاقہ میں جرگہ کے ذریعہ فیصلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جماعت اہلحدیث کا بھی اپنا عدالتی فورم ہونا چاہئے۔

آخر میں مولانا محمد سلفی نے موضوع کو سمیٹتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ چاروں صوبوں میں علما کنونشنوں کے بعد ملک گیر سطح پر ایک علما کنونشن منعقد ہونا چاہیے۔ اس وقت جہاں کنونشن منعقد کیے جارہے ہیں وہاں علما کے علاقائی پینل بھی قائم ہونا چاہئیں اور آخر میں قومی سطح پر

www.KitaboSunnat.com

ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان اُمور پر غور کرے جو پچھلے تمام اجتماعات میں زیر بحث آسکے ہیں۔ ایسے فورم کے قیام کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے فنڈز کی فراہمی پر غور کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ جامعہ ستاریہ کے درودیوار اس نیک کام کے لئے حاضر ہیں۔

مولانا عبدالرحمن مدنی نے آج کے کامیاب اجتماع پر شرکاءِ مجلس کو مبارکباد دی اور کہا کہ مقامی اور ملکی مسائل کو حل کرنے کے لئے علما کا باہمی رابطہ وقت کی شدید ضرورت ہے، انہوں نے کہا کہ پاکستان پندرہ کروڑ کی آبادی کا ملک ہے، اس لئے اگر یہاں صوبائی سطح پر بھی تھنک ٹینک (علمی فورم) قائم کردیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اسی طرح کراچی جب ایک کروڑ آبادی والا شہر ہی ایک ملک ہے اور اس کا اپنا علمی فورم ہونا چاہئے۔

مولانا صہیب حسن نے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ سلفی ڈائریکٹری کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کسی ادارے کو بسم اللہ کرنی چاہئے۔ انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ مجوزہ پینل میں ایسے علما، مفکرین، اساتذہ اور قانون دان افراد کو لیا جائے جو تدریس، افتا، تالیف و تصنیف یا بحث و تحقیق میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہوں۔

جامعہ ستاریہ اسلامیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمود الحسن کی دعائے خیر پر کنونشن کا اختتام ہوا۔

محدث کے خریدار اور قارئین توجہ فرمائیں!

جن خریداروں کو بذریعہ پوسٹ کارڈ محدث کا 'زرِسالانہ' ختم ہونے کی اطلاع دی گئی ہے ازراہِ کرم اوّلین فرصت میں اپنا زرِسالانہ بذریعہ منی آرڈر، دستی یا بینک ڈرافٹ ادا کردیں ۔ ایک ماہ انتظار کے بعد آپ کو محدث بذریعہ وی پی ارسال کردیا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہے۔

انکار کی صورت میں وی پی بھجوانے سے قبل ہمیں اطلاع ضرور دیں۔ وی پی کی صورت ۲۵ روپے مزید خرچ اُنہیں برداشت کرنا ہوں گے۔ زرِسالانہ جمع نہ کرانے والوں کے نام محدث کی ترسیل منقطع کردی جائے گی۔ دیگر احباب بھی اپنا زرِسالانہ ختم ہونے پر تجدید کروالیں۔ اگر کوئی صاحب محدث جاری کروانا چاہتے ہوں تو محدث کے فون نمبرز پر صرف ایک فون کرکے اپنا نام پتہ لکھوادیں، ہرماہ گھر بیٹھے محدث انہیں ملتا رہے گا۔ ان شاءاللہ **محمد اصغر (منیجر)**

www.KitaboSunnat.com